تاثرات

سال بھر کی گردشِ لیل و نہار کے بعد رمضان کا مہینہ پھر آگیا ہے۔ یہ نہایت مبارک و مقدس مہینہ ہے اور انتہائی فضائل وبرکات کا حامل ہے۔ اس میں اللہ کے نیک بندے دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہیں۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید کے نزول کا آغاز ہوا اور اختتام کی منزل کو بھی اسی میں پہنچا۔ اس کتابِ ہدیٰ نے پوری دنیا کی تاریخ کو بدل کر رکھ دیا، بڑے بڑے سرکش لوگوں کے ضمیروں کو جھنجھوڑ ڈالا اور واقعات و حالات کی رفتار میں وہ انقلابِ عظیم پیدا کیا جو کبھی احاطۂ تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا۔

اسی مہینے میں وہ معرکۂ کارزار گرم ہوا جسے تاریخ میں جنگِ بدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جنگ نے کفر اور اسلام کے درمیان فرق و امتیاز کی حقیقت واضح کردی۔ مسلمانوں کو بے سروسامان اور بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود فتحِ مبین حاصل ہوئی اور مخالفین کی بہت بڑی مسلح طاقت کو شکستِ فاش سے دوچار ہونا پڑا۔

اسی مہینے میں وہ شبِ اقدس آتی ہے، جو اپنی جلالت اور عظمت کی بنا پر قرآن کے الفاظ میں لیلۃ القدر کہلاتی ہے اور جس میں خیرات و حسنات کی تگ و تاز کا درجہ ہزار مہینے کی عبادت سے بھی فائق تر ہے۔
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ۵ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ۵ؕ

یہ وہ ماہِ مبارک ہے جس میں ایک ایک نیکی کا اجر و ثواب مقدار و تعداد کے لحاظ سے سیکڑوں گنے تک پہنچ جاتا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو پیکرِ طہارت، مجسمہ خیر اور رحمۃ للعالمین تھے، اس مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے اور عملِ خیر میں ہمہ تن مشغول ہو جاتے۔ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنی حیاتِ مستعار میں اس مہینے کی آمد کو غنیمت جانے اور جہاں تک ہو سکے اس میں اپنے آپ کو عبادت و نیکی کے لیے وقف کردے تاکہ تقویٰ اور خوفِ خدا کی نعمتِ بے بہا سے بہرہ یاب ہو سکے۔ رمضان کی آمد اور روزے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ تم تقویٰ شعار ہو جاؤ۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۵